

رمضان المبارک کی فضیلت اور صبر کی اہمیت

خطبہ جمعہ المبارک ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم: قال رسول اللہ ﷺ هو شهر الصبر والصبر ثوابہ الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیہ رزق المومن وقال علیہ السلام هو شهر اولہ رحمة وواسطہ مغفرة واخرة عتق من النار (او کمال قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) میرے محترم بھائیو! دو تین باتیں عرض کرنی ہیں:

صبر کا مہینہ رمضان شریف کا مہینہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اس میں صبر کی تعلیم دی جاتی ہے خواہشات کو روکنا، نفس کے اوپر کنٹرول کر کے نہ کھانا نہ پینا ظاہر بات ہے کہ اس وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے رات کے وقت میں تراویح شرکت کی ختم قرآن شریف یا سحری کے وقت دو تین گھنٹے بیدار رہنا، تہجد پڑھنا ظاہر بات ہے کہ یہ امور نفس کے اوپر شائق اور گراں ہیں۔ لیکن اس چیز کو ہم انتہائی ذوق شوق اور محبت سے بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے اور اس بھوک پیاس کو اس نفس کے کنٹرول کو اس رات کے بیداری کو بڑی خوشی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں کہ یہ سب ہمارے لئے باعث خوشنودی خداوندی ہوگی اور جس چیز سے اللہ راضی ہو اور جس چیز کے بدلے جنت ملے۔

آج اگر ایک شخص دس روپے خرچ کرتا ہے چار پانچ گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دیتا ہے ملازمت کرتا ہے تو اس لئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ اس ڈیوٹی کے عوض ہمیں بھاری تنخواہ اور بڑا منافع ملے گا تو اگر کوئی کہہ دے کہ خدا تمہیں اس نوکری سے معزول کر دے تمہاری یہ نوکری ختم ہو جائے تو آپ کہیں گے کہ تم نے بددعا کی بھلائی تو نہ کی اس لئے اگر خدا کے راستے میں چند گھنٹے بھوک اور پیاس تکلیف برداشت کر لیں اور اس کے بدلے اللہ کی خوشنودی رضا اور اللہ کا دیدار میسر ہو تو کتنا اچھا سودا ہے۔ حضور ﷺ نے مختصر الفاظ میں فرمایا: والصبر ثوابہ الجنة صبر کا بدلہ جنت ہے تو رمضان کے روزوں اور ان کی مشقت کی وجہ سے رات کی تراویح، تہجد تلاوت قرآن سے جو مشقت پہنچے گی اس کا بدلہ ملے گا جنت اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائے تو صبر کا بدلہ جنت ہے اور فرمایا۔

الما یوفی العہد والصلوات جملہ بعید حبیب اللہ! خدا کی جانب سے خدا کے حکموں پر ج

راضی ہوتے ہیں اس کی جانب سے ملنے والے احکام کو خوشی بجالایا جائے یہ نہیں کہ روزہ ہے تو تنگ و ترش رہے ہر ایک سے لڑتا جھگڑتا رہے دوسرے دیکھ کر کہیں کہ دیوانہ کتا ہے یا شیر ہے کہ دھاڑ رہا ہے کہتے ہیں کہ اسے چھیڑ و مت اس کا روزہ ہے اس کے ساتھ بات مت کرو اب چاقو مارے گا اور لڑے گا اور خود وہ بھی کہتا ہے کہ مجھے چھیڑ و مت۔ میں روزے سے ہوں۔ بھی کیا یہ روزہ تم نے بد اخلاقی کا ذریعہ بنا دیا روزہ تو انسان کے اندر اخلاق پیدا کرتا ہے۔

وسعت رزق: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ ویزان فیہ رزق المومن رمضان کے مہینے میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے یہ ہمارا اور آپ کا تجربہ ہے اور دو چار دن بعد روزہ ختم ہوگا تو فرق محسوس کر لو گے۔ بہت سے مسافروں کو رمضان کے علاوہ کہیں کھانا نہیں ملتا یہاں اسے کھانا دیں تو کہے گا کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس کافی کھانا موجود ہے غریب سے غریب مسلمان کیوں نہ ہو اظفار کے وقت سحری کے وقت گیارہ ماہ کے مقابلے میں دیکھ لیں کہ رمضان میں رزق کی وسعت ہوتی ہے یقیناً فراموشی ہوتی ہے یہ تو بالمشاہدہ ہم دیکھ رہے ہیں۔

موا ساة اور غم خواری: اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ هو شهر المواساة یہ مہینہ غم خواری کا ہے اس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اظفاری کیلئے چار پانچ چیزیں رکھیں تو کم سے کم غریب کو بھی اس سے کچھ تو حصہ دینا ہے۔ اپنے سے بڑھ کر نہیں تو اپنے ساتھ برابر تو کرلو۔ لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون (سورۃ آیت ۹۲)..... جب تک اپنے پسندیدہ چیز کو اللہ کے نام پر خرچ نہ کر دو تو تم (نیکی) کے درجے حاصل نہیں کر سکتے تو صحیح بھلائی تو یہ ہے کہ مسکین کی غم خواری میں اپنے سے بھی بہتر دے دو خیر اگر نہ ہو تو چلو مساوات کے درجے میں دے دو مساوات بھی نہیں تو مساوات کے درجہ میں سبھی یہ تو نہ ہو کہ کھانے پینے کی بہتات ہے تو بڑی تھوڑی سی چکھ لی اور باقی پھینک دی کتوں کو بلیوں کو اور آپ کے جوار میں مغلہ میں بھوکے تڑپ رہے ہیں۔ بچے یتیم ہیں تو دس چیزیں اپنے اظفار کے لئے ہیں تو دو چار تو اپنے قرب و جوار کے محتاجوں کو بھی دے دو۔ یہ مہینہ موا ساة کا ہے۔ ہمدردی کا غم خواری کا اور آج کل کا موسم تو اعتدال کا ہے کہ نہ گرمی نہ پیاس نہ بھوک مگر یہ اندازہ تو پھر بھی روزہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو لوگ اس ملک میں اس زمین پر دو دو وقت، تین تین وقت کے بھوکے ہیں۔ فاقہ کش ہیں اور چار چار وقت کے فاقے گزار رہے ہیں۔ ہم نے صرف کھانے کو قبل از وقت کر دیا بجائے دو پہر سحری کے وقت کھالیا۔ ترتیب میں ذرا فرق آیا۔ مگر ہم بھوک محسوس کرتے ہیں تو جن کو دو دنوں میں تین دنوں میں ایک وقت بمشکل کھانا ملتا ہے آپ اپنی بھوک سے ان کی بھوک کا اندازہ لگالیں کہ ان کے بچوں کا اور ان غریبوں کا کیا حال ہوگا۔

حضرت عمرؓ کا عملی موا ساة: حضرت عمرؓ بادشاہ وقت ہیں ملک میں قحط ہے وہ بغیر خجئے ہوئے ہو کا آنا استعمال فرماتے تھے۔ ملک کا گورنر آ کر کہتا ہے کہ اب تو گندم کی فراوانی ہے۔ شام میں کافی گندم پیدا ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کیا تم یقین سے کہہ سکتے ہو کہ میری رعایا نے ہرگز گندم کا آٹا استعمال کیا ہے۔ اور جب یقین سے کہہ نہیں سکتے تو میں

کیسے ایسی چیز استعمال کروں جس چیز سے میری رعایا محروم ہے۔ یہ تھا مواساۃ اور غمخواری کی مثال۔

ہندوستان میں قحط پڑا تو وہاں کی بادشاہ کی بیوی کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ملک میں قحط ہے کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تو اس نے جواب میں کہا کہ بریانی اور پلاؤ کیوں نہیں کھاتے؟ تو جس کے ہاں ہر وقت پلاؤ پکنا ہو وہ بھوک اور قحط کو کیا سمجھے روزہ دار کو کھانے کی ترتیب سے تکلیف ہوتی ہے تو جس کو طے ہی نہیں اس کا کیا حال ہوگا۔

افطاری کرانے کا اجر و ثواب: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی روزہ دار کی افطاری کا بندوبست کر لیا تو تین چیزیں آپ کو ملیں گی ایک تو یہ کہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ جہنم سے اللہ تعالیٰ آپ کے رقبہ (گردن) کو نجات دے دے گا۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس روزہ رکھنے والے کو جتنا اجر و ثواب ملے گا اتنا ہی تمہیں بھی ملے گا۔ دیکھو بکل مت کرو نہ یہ کہ دوسرے کے چھوہارے کیوں کھاؤں۔ تم اگر بخیر بن جاؤ تمہیں بھی پورا ثواب ملے گا۔ اور اتنا ہی اجر دوسرے کو بھی ملے گا۔ سخاوت پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے دس آدمیوں کو کھجور دے کر اس کا روزہ توڑا۔ افطاری کرائی تو دس آدمیوں کے روزوں کا ثواب تجھے جائیگا اور تہاری گردن جہنم سے چھوٹ جائے گی۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو افطاری کرانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہ یہ سمجھے کہ افطاری کا معنی دوسرے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہوگا۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں غریب بھی ہیں جو پیٹ بھر کر کھانا نہیں دے سکتے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک چھوہارہ دے دو ایک گھونٹ پانی کا دے دو اور ایک گھونٹ لسی کا دے دو۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کنویں سے نکلے سے پانی لا کر روزہ دار کے سامنے رکھ دو اس پر تو پیسے خرچ نہیں ہوتے تو دولت لٹ رہی ہے ان دنوں میں ثواب لٹ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشا چاہتے ہیں

مغفرت را بہانہ می طلبد مغرب را بہانہ نمی طلبد

تو ایک گھونٹ پر ایک کھجور پر اللہ بخشتے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس مہینے کی پہلی دہائی میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے رحمت برستی ہے دوسرے دس دنوں میں خدا کی جانب سے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور تیسرے عشرہ میں اللہ تعالیٰ گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔

جہنم سے نجات کا آخری موقع: یہ عشرہ اخیرہ تو ایک ایسا ہے جیسا کہ کسی کا مقدمہ ہو قتل کا دعویٰ ہو اس نے ماتحت عدالت سے لے کر ہائی کورٹ سپریم کورٹ تک مقدمہ لڑا۔ سب جگہ اس پر ڈگری ہو گئی کہ اسے پھانسی دی جائے یہ واجب القتل ہے اور پھانسی ہوگا اور وہ مایوس ہو کر اخیر میں رحم کی درخواست بادشاہ وقت کی خدمت میں پیش کرتا اب اگر ملک کے صدر اور بادشاہ کے دل میں رحم آیا اور لکھ دیا کہ چلو اجیل منظور ہے معاف کر دیا ہے تو پھانسی کے تختے سے بچ جائے گا تو ہمارے اور آپ کے جہنم سے چھوٹنے کا بھی یہی آخری موقع ہے ہمارے اور آپ کے کام افعال اور اقوال اور گناہ ایسے ہیں کہ ہر درجے میں دیکھنے والے سب دیکھ لیں گے کہ یہ تو جہنمی ہے۔ اس کے کام

اب اور کوئی ذریعہ نہیں اسی میں وہ مہربانی فرمادیتے ہیں درخواست منظور کر لیتے ہیں۔ و اخره عتق من النار۔

اجلۂ دعوت اور شانِ کرمی: وہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہیں کہ سو میں سے ایک درخواست منظور کریں

بلکہ سو میں سے ننانوے کو منظور فرماتے ہیں اور اگر سچائی سے ہو تو سو کے سو منظور کرتے ہیں اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔

البتہ سچائی سے درخواست پیش کرو۔ وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَانِي قَرِيبٌ اجِيبْ دَعْوَةَ

الداع انما دعان فلم يستجيبوا لي واليوم نوابي لعلمهم يرشدون (سورة آت ١٨٦)

جب میرے بندے اللہ کے بارے میں پوچھیں تو فرماتے ہیں کہ میں ان کے نزدیک ہوں، جب وہ مجھے پکارتے ہیں،

سحری کے وقت میں یا کسی وقت میں کہ یا اللہ یا اللہ تو اللہ مہربانی و رحم فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے، لبیک بالکل ایسا

ہے، جیسا کوئی بیٹا بچہ رو رہا ہے۔ بچہ کہتا ہے امی، ابا تو ماں اور باپ دونوں شفقت سے اٹھالیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے

بیٹے، میرے پیارے بیٹے کیا مانتے ہو، باپ اور ماں کی شفقت اور محبت سے کروڑوں درجے زیادہ اللہ کی شفقت اور

محبت ہے تو جب تم کہتے ہو۔ یا اللہ زاری سے عاجزی سے، افطاری کے وقت سحری کے وقت نماز کے وقت، تو جواب ملتا

ہے، لبیک اے میرے پیارے بندے اے میرے پیارے غلام اچھا ہوا، صبح کا بھولا ہوا شام کو تو گھر واپس آ جائے تو

اسے بھولا ہوا مت سمجھو۔ دن بھر اگر خرابیاں کیں، آخر عمر میں اگر اللہ کے دربار میں نادم ہو کر لوٹ آئے تو اللہ جل جلالہ،

فرماتے ہیں کہ چلو تم بھولے ہوئے ہو نہیں۔ تم میرے در پر واپس تو آ گئے ہو، تمہیں تنخواہ بھی ملے گی، تمہیں اجر بھی ملے گا

تو بھائیو، ہمیں اب یہ سوچنا ہے کہ دولت لٹ رہی ہے۔

کمائی کا محاسبہ: پہلے دس دن جو رحمت کے تھے، ہم نے اس میں کتنا حصہ حاصل کیا۔ یہ بچے جہاں لڈو مشائی کی

تقسیم ہو رہی ہو تو بچے مٹھائی لیتے ہیں، جمع کرتے ہیں، پھر اکیلے بیٹھ کر گنتے ہیں۔ پہلا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا۔

دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا، تیسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا؟ کم ہو تو پھر دوڑتے ہیں، پھر دوڑتے ہیں، بچوں

کو آپ نے دیکھا ہوگا ایک لالچ ہوتی ہے ایک حرص ہوتی ہے جتنا جمع کیا اس کو گن کر پھر دوڑتے ہیں تو آج تم بھی

گن لو کہ یہ درجے جو رحمت کے گزر گئے۔ میں نے خدا کی رحمتوں میں سے کتنی رحمتوں کو حاصل کیا۔ کتنے رحمت کے کام

میں نے کئے؟ اگر نہیں کئے تو اسے سر پر خاک ڈالنا چاہیے، رونا چاہئے کہ افسوس یہ تو بڑی دولت مجھ سے چلی گئی۔ وس

دن مغفرت کے ہیں، سترٹیفیکٹ مغفرت کے مل رہے ہیں، تم سوچو کہ میں نے بھی ان دس دنوں میں رمضان کے مغفرت

© pasailorajaid.com

منظور ہو سکتی ہے۔ ہم اس کا کیسے استقبال کر رہے ہیں۔

شغل رمضان کا احتساب کیجئے: بھائی وہ جو گزر گئے، گزر گئے مگر یہ پانچ چھ دن جو باقی ہیں اس کو تو ضائع نہیں کرنا، گزرے ہوئے روزوں میں ندامت نہ ہوئی، روئے نہیں، کوئی نماز نہ لوٹائی، بندے کا حق واپس نہیں کیا۔ کسی کو گالی دینے سے رکے نہیں۔ حسد و بغض سے قتل و قتال نہ سے نہیں رکے۔ یعنی سوچ لے کہ میں نے کون سی برائی بچیں دنوں میں ترک کر دی جو رمضان سے پہلے مقدمے جھگڑے تھے اب بھی ہیں جو قتل و قتال سے پہلے تھے وہ اب بھی رہے جو جو بازی پہلے تھی وہ اب بھی ہے عید گاہ میں لوگ عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ روتے ہیں گڑ گڑاتے ہیں اور یہ اللہ کے بندے عید گاہ کے ارد گرد جواہر کھیلے ہیں۔..... ابھی یہ رقعہ کسی نے دیا ہے کہ اس کا کوئی علاج کرو، بھئی کیا یہ اسلام ہے یہ مسلمانی ہے عید کے دن ہمارا جواہر؟ اللہ وانا الیہ راجعون..... اخبار پڑھیں تو رمضان میں بھی وہی قتل و قتال اور جھگڑے ہیں، خدا معلوم کہ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ خدا کے در کو چھوڑ کر ہم کہاں جائیں گے؟ کوئی اور در ہمارا ہے کہ وہاں پناہ مل جائے گی؟ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے دنیا میں ٹھیکہ اگر لیا تو کچھ کام خراب ہو اور زیادہ اچھا ہو تو سارا ٹھیکہ ستر دکر دیا جاتا ہے۔ خدا کے ہاں طریقہ یہ ہے کہ اگر چند کام بھی اچھے ہوں تو خراب بھی اچھے ہی شمار کر لئے جائیں گے۔ تو ۳۰ دنوں میں ۲۵ دن گزر گئے ساڑھے چار دن باقی ہیں اسی سے وہ ۲۵ دن بھی کارآمد بنائے جاسکتے ہیں۔

دل بیمار و دست بکار: آپ اگر راستہ میں چل رہے ہوں، کھیتی باڑی میں ہوں، دکان میں ہوں، دل بیمار دست بکار آپ ملازمت کیجئے۔ گھر میں رہیے مگر زبان اور دل میں اللہ اللہ کا ورد ہو۔ یہ سوچئے کہ یہ وقت غنیمت ہے دیکھنا یہ چار پانچ دن ہم سے برباد نہ ہوں، اس میں استغفار ہو اللہ کا نام لیں اللہ کے سامنے روئیں۔ اس وقت کی قدر کریں تو ان شاء اللہ ہمارے یہ روزے کارآمد ثابت ہو جائیں گے۔

بھائیو! معلوم نہیں کہ آئندہ سال یہ روزہ مبارک ملے گا یا نہیں جن کو نہ ملے تو اس نعمت سے محروم ہوں گے جن کو یہ نعمت اب حاصل ہے اس کی قدر کریں۔

لیلۃ القدر: پھر ان پانچ دنوں میں بھی غنیمت کی چیز لیلۃ القدر ہے، بخاری شریف میں ہے کہ ۲۵-۳۰ تا ۲۶ سال ۴ مہینے ہر رات آخری دس دنوں میں احتمال ہے رات کو عبادت کریں۔ یہ لیلۃ القدر کی طلب ہے تو وہ عبادت ۸۳ سال ۴ مہینے کی عبادت کے برابر ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر ہے تمام رات جاگے تو خیر بہت بہتر رسول اللہ ان دس دنوں میں خدیوہ کمر کو کس لیتے تھے، گھر کے اہل و عیال کو بیدار رکھتے عبادت میں مشغول رہتے، ہم ایسا کر سکیں تو بہتر بہتر نہ ہو تو رات کی ابتداء اور انتہاء کا حصہ تو عبادت میں گزار لیں۔ اگر کوئی رات لیلۃ القدر کی ہوئی تو فیہا نعمت اگر نہیں تو اللہ تو نیت کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔ منہ منور میں ایک مظلوم لڑکا کہتے ہیں حضور ﷺ آج رات تو بچہ سیو ہے کیا ہم آج رات عبادت میں گزاریں؟ فرمایا! ہاں ٹھیک ہے دوسرے دن دوسرے مظلوم لڑکے آئے کہ آج رات

شاید لیلۃ القدر ہو عبادت میں گزاریں فرمایا ہاں ٹھیک ہے تیسرے محلے والے تیسرے دن آئے۔ ان کو بھی فرمایا! ہاں ٹھیک ہے تو اب اس میں تطبیق یہ ہے کہ ہر محلے والے جنہیں آنے والی رات پر لیلۃ القدر کا گمان تھا۔ وہ عبادت میں تلاوت میں ذکر میں رات گزاریں گئے اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق ثواب دیتے ہیں۔ تو ان کو لیلۃ القدر کا ثواب دے دیں گے۔ یاد رہے کہ لیلۃ القدر آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ یہ عوام کی باتیں ہیں کہ دیواریں اور درخت گر جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ تمام چیزیں مجددہ کرتی ہوں۔

وان من شئ الا یسبح بحمده۔ کل قد علم صلواتہ وتسمیحاتہ

تو یہ ہو سکتا ہے کہ ہر چیز جسمانی طور پر بھی مجددہ رہے ہو جاتی ہو۔ نور نظر آئے یہ بھی ممکن ہے، مگر نظر آنا ضروری نہیں۔ جو شخص رمضان میں عشا کی صبح کی نماز پڑھتا ہو تہجد پڑھتا ہو اور اس سے یہ نمازیں فوت نہ ہوئی ہوں تو اس نے لیلۃ القدر پالیا کہ ۳۰ نمازیں عشا کی صبح کی اور تہجد کی پڑھ لیں اور بیچ میں کچھ ذکر اذکار بھی کئے۔ اس نے لیلۃ القدر پالیا ان شاء اللہ ایک ہزار ماہ سے زیادہ اس کو اجر و ثواب ملے گا۔

عورتیں اور تراویح: عورتیں تراویح میں بڑی ست ہیں، بحمد اللہ روزوں میں سستی نہیں ہے۔ تو وہ اگر تراویح بھی پڑھ لیں، ایک وقت میں نہ پڑھ سکیں تو دس پڑھ لیں، پھر سحری کو دس پڑھ لیں، ۴ رکعت پڑھ لیں۔ بچوں کو سلا کر پھر چار رکعت، پھر ضروری کام کرنے کے بعد چار رکعت، اسی طرح بھی سہولت سے پڑھ سکتی ہیں۔ بھی حقیقت یہ ہے کہ مغفرت کے خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ رحمت اور دولت لٹ رہی ہے اور جہنم سے آزادی کے پروانے لڑ رہے ہیں۔ دینے والا (اللہ) تو موجود ہے مگر لینے والا نہیں۔

دعا: اب دعا کیجئے کہ اللہ ہم سب کو لینے والا بنا دے اور اللہ ہم سب کو بخش دے اور رمضان کی برکات سے ہمیں مالا مال فرما دے۔ یا اللہ رمضان کا مہینہ ہم سب پر بار بار بخیر و عافیت لے آ اور جو وقت باقی ہے اس میں ہمیں مکمل بندگی کی توفیق عطا فرما، یا اللہ رحمت کے دروازوں کو علم کے بند دروازوں کو معرفت اور حقیقت کے بند دروازوں کو ہم سب کے اوپر کھول دے، یا اللہ اپنے فضل و کرم اور احسان سے ہم کو نواز اور ہمارے اس ملک کو جوامہ بازوں اور ڈاکوؤں سے قاتلوں سے تخریب کاروں سے نجات دے دے۔ اے اللہ! ہمیں انسانیت، شرافت اور حقیقی مسلمان سے مالا مال فرما کہ مخلوق خدا کو تکلیف ضرر نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لوگوں میں انسانیت شرافت اور اسلام لے آئے کہ کسی مخلوق کو تکلیف نہ دے، جب اسلام ہو تو چوٹی کو بھی تکلیف نہ دے گا اور اسلام نہ ہو تو ہاتھی بھی ہضم کر کے اپنے آپ کو پکا مسلمان سمجھے گا۔ یا اللہ ہم سب کو مقبول الدعائے اور جس جس نے دعا کا کہا ہے یا اللہ ان سب غائبین و حاضرین کو بامراد